بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

36:زکوٰۃالفطر اور عید کے بعض احکام اور مسائل۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ (الأعلى:14-15)

اور سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى ، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ" (متفق عليه)۔

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ" (رواه ابو داود و حسنه الالبانی)۔

آج کے خطبے کے دو موضوع ہیں، پہلا موضوع ہے زکوٰۃ الفطر اور دوسرا موضوع ہے عید کے بعض احکام اور مسائل لیکن موضوع کو بیان کرنے سے پہلے چند اہم باتیں مقدمہ کے طور پر میں بیان کرنا چاہوں گا:

1۔ پہلی بات رمضان المبارک جیسا کہ آپ جانتے ہیں اپنے آخری لمحات میں ہے۔ کل ہم استقبال کی تیاری کر رہے تھے اور استقبال کے متعلق ایک مکمل خطبہ بیان کیا گیا کہ رمضان المبارک کا استقبال کیسے کرنا ہے اور کیوں کرنا ہے اور یہ ناانصافی کی بات ہوگی کہ اگر ہم ایک عظیم مہمان کا استقبال تو بہترین طریقے سے کریں لیکن الوداع اپنی مرضی سے کریں اور الوداع میں کوتاہی کریں تو یہ ناانصافی ہے بلکہ جب ایک پیارا مہمان ایک عظیم مہمان جانے کی تیاری کرتا ہے تو اس کی الوداعی کے لیے مزید محنت کی ضرورت ہے مزید محبت کی ضرورت ہے مزید شفقت کی ضرورت ہے اور ایسا مہمان جو پورے مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور خیرات مومنوں کے لیے تحفے لے کر آیا ہے۔ کتنے گمراہ لوگ راہ راست پر آئے ہیں رمضان میں، کتنی گردنیں آزاد ہوئیں جہنم سے رمضان میں یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے جیسا کہ رمضان کا ہم نے بہترین طریقے سے استقبال کیا تو رمضان کو الوداع بھی بہترین طریقے سے ہی کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے ہمارا

حال کچھ اور ہے کہ رمضان کے پہلے ایام میں بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا، راتیں تراویح پڑھنے کے لیے ماشاء اللہ مساجد بھری ہوئی تھیں آج رمضان کے باقی آخری دو دن ہیں تقریباً، تراویح کا حال آپ نے خود دیکھا ہے اور صلاۃ القیام کا حال آپ نے خود دیکھا ہے۔ بعض مساجد میں میں نے کل دیکھا ہے کہ پہلی صف پوری نہیں تھی اور پہلی رات اسی مسجد میں میں نے نماز پڑھی تقریباً آدھی مسجد بھری ہوئی تھی۔ تیس دن میں اتنا فرق ہو گیا! اور بازار تو آپ سب حال جانتے ہیں بازاروں کا کہ پارکنگ تو دور کی بات ہے آپ وہاں سے گزر نہیں سکتے۔

2۔ دوسری بات ہے لیلۃ القدر۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رمضان تو گزر گیا ہے اب لیلۃ القدر کی کیا بات ہونی ہے۔ پچھلے خطبہ میں لیلۃ القدر کے متعلق چند اہم احکام اور مسائل بیان کیے تھے لیکن یہ نہ بھولیں آج 28 کا دن ہے اور 29 کی رات ہے ہو سکتا ہے کہ آج ہی لیلۃ القدر ہو۔ جس نے پورے رمضان میں اپنا وقت ضائع کیا ہے جس نے پورے رمضان میں اللہ تعالیٰ نافرمانی کی ہے جس نے پورے رمضان میں توبہ نہیں کی جس نے پورے رمضان میں تراویح کی نماز نہیں پڑھی یا کبھی پڑھی ہے کبھی نہیں پڑھی جس نے پورے رمضان میں قرآن مجید کا تدبر نہیں کیا تلاوت نہیں کی تو ابھی بھی وقت ہے ہو سکتا ہے کہ آج کی رات 29 کی رات لیلۃ القدر ہو۔ ایک رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے برابر نہیں ہے، اس کا مطلب آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ یعنی جس نے لیلۃ القدر کی رات میں دو رکعت نماز پڑھی اگر لیلۃ القدر کو پا لیا تو اس نے یہ دو رکعت ہزار مہینے میں پڑھی ہے۔ کیسے؟ ایک شخص نے دو رکعت نماز پڑھی لیلۃ القدر میں اور دوسرا شخص پورے ہزار مہینے روزانہ دو رکعت نماز پڑھتا رہا تو ایک رات کی دو رکعت اس ایک ہزار مہینے سے اچھی، افضل اور بہتر ہے، جس نے ایک ریال کا صدقہ دیا لیلۃ القدر میں وہ اس شخص سے زیادہ بہتر اور افضل ہے جو ہزار مہینے مسلسل ایک ریال صدقہ دیتا رہا۔ ذرا calculate کریں کہ کتنا بنتا ہے؟ 83 سال 365 دن ضرب لگائیں کتنے بنتے ہیں؟ تو جس نے ایک ریال دیا وہ اس سے زیادہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں آج رات ابھی وقت باقی ہے ہو سکتا ہے کہ یہی ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔ تو بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ اب بازار میرا خیال ہے کہ کافی ہو گیا ہے، شیطان تو خون میں دوڑتا ہے وہ کہے گا کہ فلان چیز رہ گئی ہے فلان چیز رہ گئی ہے۔ ایک رات باقی ہے کیا ایک رات بھی رمضان کا حق نہیں ہے؟ ایک رات اللہ تعالیٰ کے لیے ہم عبادت میں نہیں گزار سکتے؟ صرف ایک رات کی بات ہے بس سارا سال آپ ہی کی راتیں ہیں۔ 365 راتوں میں سے ایک رات نہیں نکال سکتے؟! اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نماز، روزہ، صدقات اور خیرات، زکوٰۃ الفطر بہترین طریقے سے ادا کر سکیں۔

موضوع کے متعلق کہ زکوٰۃ الفطر کیا ہے؟ زکوٰۃ الفطر کب نکالنی چاہیے؟ کتنی نکالنی چاہیے؟ کس کو دینی چاہیے؟ اس کی تفصیل میں کچھ پیپرز تیار کیے ہیں اس موضوع پر ان شاءاللہ ساتھیوں کو دیں گے خطبے کے بعد ان میں پوری تفصیل موجود ہے میں ان میں سے اہم باتیں بیان کرتا ہوں اور پھر اگر کوئی سوال ہو زکوٰۃ کے متعلق یا عید کے متعلق تو اس درس کے بعد آپ سوال کر سکتے ہیں۔

زکوٰۃ الفطر کیا ہے؟ زکوٰۃ الفطر کا ایک قصہ ہے۔ کیا قصہ ہے؟ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ رمضان میں روزہ سب سے عظیم عبادت ہے اور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ"۔ مختلف عبادات کا مختلف اجر و ثواب ہے برابر نہیں ہے۔ ہر عبادت کا اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی ثواب مرتب کیا ہے اور اسے بیان بھی کیا ہے ایک عبادت کا ثواب ایک بھی ہو سکتا ہے، دس گنا بھی ہو سکتا ہے، ستر گنا بھی ہو سکتا ہے، سات سو گنا بھی ہو سکتا ہے، إلا ما شاء الله سوائے ایک عبادت کے وہ ہے روزہ، اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں کہ (سوائے روزے کے روزہ میرے لیے رکھا ہے میرے بندے نے اور اس کی جزا بھی میں دوں گا)۔ کتنی دوں گا؟ ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر:10)۔ صبر کیا ہے ناں روزے میں، بھوک اور پیاس برداشت کی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے صبر کیا ہے صبر کرنے والوں کو جو اللہ تعالیٰ جزا عطا فرماتا ہے بغیر حساب کے۔ جب اجر و ثواب بغیر حساب کے ہے اللہ تعالیٰ نے اس اجر و ثواب کو مرتب کیا ہے اور روزے کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ اس انسان کا خالق یہ بھی جانتا ہے کہ یہ انسان کمزور ہے، سراپا نقص اور کوتاہیوں سے بھرا ہوا ہے تو غلطی ہو سکتی ہے۔ کبھی روزے کی حالت میں غصے میں آ کر بد کلامی کر لی، کسی کو گالی دے دی، کسی کو بُرا بھلا کہا، کبھی جھوٹ بولا، کسی کی غیبت کی، چغل خوری کر لی کبھی روزے کی حالت میں اور یہ جتنی چیزیں بھی ہیں یہ روزے کے اجر و ثواب میں کمی پیدا کر دیتی ہیں۔ بعض روزے دار ایسے بھی ہیں جو روزہ تو رکھتے ہیں لیکن سوائے بھوک اور پیاس کے ان کو کچھ ملتا نہیں ہے جیسا کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے بیان فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے ان کوتاہیوں کو جو روزے میں ہوتی ہیں ان کو دور کرنے کے لیے اور روزے کو ان کوتاہیوں سے پاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوسری عبادت فرض کر دی ہے جسے کہتے ہیں زکوٰۃ الفطر اور فطرانے کے نام سے بھی مشہور ہے بعض لوگ فطرانہ کہتے ہیں۔ تو زکوٰۃ الفطر اور زکوٰۃ کہتے ہیں پاکیزگی کو زکوٰۃ یعنی پاکیزگی یہ وہ زکوٰۃ ہے جو روزوں کے نقص کو پاک کر دیتی ہے۔ دو لفظ ہیں ناں زکوٰۃ ہے اور فطر ہے، یہ وہ زکوٰۃ ہے جس کا تعلق فطر کے ساتھ ہے۔ فطر کا مطلب کیا

ہے؟ فطر کا مطلب ہے وہ حالت جو رمضان سے پہلے تھی جس میں کھانا، پینا اور دیگر ممنوعات جو روزے میں ممنوع ہیں ساری کی ساری حلال تھیں اب دوبارہ یہ حالت آنے والی ہے رمضان کے بعد تو اس کے لیے اس حالت میں آنے سے پہلے جو روزے رکھے گئے ہیں ان کو ان کوتاہیوں سے پاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ الفطر کو فرض کر دیا ہے۔ اور سورۃ الأعلیٰ آیت نمبر 14 اور 15 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ﴾ (بے شک تحقیق اس نے فلاح پالی)۔ فلاح پالی یعنی وہ فلاح پا چکا یہ خوش خبری دیکھیں ذرا۔ میرے بھائی فلاح پانا، جانتے ہیں کیا مطلب ہے؟ کامیاب ہو جانا جانتے ہیں کہ کیا مطلب ہے؟ یعنی جنت میں داخل ہو گیا۔

کون؟

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾ (وہ شخص جس نے زکوٰۃ دی)

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا نام لیا)

﴿فَصَلّٰى﴾ (اور پھر نماز ادا کی)۔

اس میں زکوٰۃ، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز ہے۔ ترتیب کیا ہے؟ پہلے زکوٰۃ ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پھر نماز ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض سلف الصالحین نے اس آیت کریمہ سے مراد زکوٰۃ الفطر لیا ہے کہ پہلے زکوٰۃ الفطر ہے اور جو نماز ہے وہ عید کی نماز ہے تو زکوٰۃ الفطر عید کی نماز سے پہلے نکالی جاتی ہے۔ اور زکوٰۃ الفطر کے متعلق جو احکام اور مسائل ہیں وہ علماء نے دو حدیثوں سے لیے ہیں اور ان دو حدیثوں سے تقریباً پچاس کے قریب مسائل نکالے ہیں بعض علماء نے میں ان میں سے بعض اہم بیان کرتا ہوں۔

پہلی حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرض کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو ایک صاع کھجور میں سے یا ایک صاع جو میں سے غلام پر اور آزاد پر، مرد پر اور عورت پر، چھوٹے پر اور بڑے پر مسلمانوں میں سے اور اس کا حکم دیا کہ نماز کی طرف جانے سے پہلے زکوٰۃ الفطر کو نکال دیا جائے۔ یہ صحیح بخاری، مسلم کی روایت ہے۔

اور دوسری حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض کر دیا زکوٰۃ الفطر کو۔

کیوں فرض کیا؟ "طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ" (پاکیزگی ہے روزے دار کے لیے)۔ کس چیز سے پاکیزگی ہے؟ آپ جانتے ہیں جب ہم کسی چیز کو پاک کرتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ کوئی گندگی ہے تو ہم پاک کرتے ہیں۔ ہم وضو کیوں کرتے ہیں؟ اس

لیے کہ جو بھی جسم کی گندگی ہے وہ ہم دور کر دیتے ہیں صاف کر دیتے ہیں تو پاکیزگی ہمیشہ کسی غلاظت کو دور کرنے کے لیے یا نجاست کو دور کرنے کے لیے، الغرض پاکیزگی ہمیشہ کسی بد چیز سے پاک ہونے کے لیے ہوتی ہے تو'' طُهْرَةً لِلصَّائِمِ ''(پاکیزگی ہے روزے دار کے لیے)۔

آخر روزے میں وہ کون سی بُری چیز شامل ہو گئی جسے ہم پاک کرنا چاہتے ہیں؟'' مِنْ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ ''لغو، بے ہودہ بات اور رفث بے ہودہ عمل، بد قول اور بد عمل اور یاد رکھیں کہ یہ جو زبان ہے اسی زبان نے انسان کو بُرے دن دکھائے ہیں۔ جانتے ہیں کس کا قول ہے یہ؟ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے یہ، اپنی زبان کو پکڑ کر روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسی نے مجھے بُرے دن دکھائے ہیں، الصدیق رضی اللہ عنہ۔ کبھی ہم نے اپنی زبان کو پکڑ کر یہ کہا ہے کہ اسی نے ہمیں بُرے دن دکھائے ہیں؟ ہم نے بُرے دن دیکھے ہیں یا نہیں دیکھے؟ اگر صدیق رضی اللہ عنہ دیکھ سکتے ہیں تو پھر ہم کیوں نہیں دیکھ سکتے؟! بُرے اوقات پوری اُمت پر ہیں ایک مسلمان کی بات نہیں کر رہا ہوں میں ہو سکتا ہے کہ یہی زبان ہی وجہ ہو اور زبان پر وہ ہوتا ہے جو دل کے اندر ہو۔ آج مسلمان کے دل کے اندر کیا ہے وہی اس کی زبان کے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے کہ شرک، بدعات، خرافات، حسد، بغض بعض مسلمانوں کے دل میں جگہ کر چکے ہیں، الا من رحم اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کا اثر جب دل فاسد ہو جائے تو پورا بدن فاسد ہو جاتا ہے جیسا کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک گوشت کا ٹکڑا ہے چھوٹا سا اگر وہ سدھر جائے تو پورا جسم سدھر جاتا ہے اور اگر وہ فاسد ہو جائے بے کار ہو جائے تو سارے کا سارا بدن بے کار اور فاسد ہو جاتا ہے۔

یہ کون سا گوشت کا ٹکڑا ہے؟ دل تو اس دل کو پاک کرنے کے لیے اس زبان کو پاک کرنے لیے اپنے اعمال کو پاک کرنے کے لیے زکوٰۃ الفطر فرض کر دیا گیا'' مِنْ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ ''۔'' وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ ''اور یہ بھی فائدہ ہے زکوٰۃ الفطر کا کہ جو مسکین ہیں جو فقیر ہیں ان کے لیے کھانا ہے اور فائدہ ہے۔ جس نے زکوٰۃ الفطر کو عید نماز سے پہلے نکال دیا یعنی مستحقین تک پہنچا دیا تو اس کی زکوٰۃ جو ہے، زکوٰۃ مقبولہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہے لیکن جس نے نماز کے بعد زکوٰۃ نکالی تو صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا رحم دیکھیں کہ کوئی اچھا عمل ضائع نہیں ہوتا۔ آپ نے کوئی بھی اچھا عمل کیا ہے اگرچہ یہاں پر غلطی بھی ہوئی ہے نماز کے بعد نکالا ہے تو زکوٰۃ الفطر نہیں ہے آپ کا یاد رکھیں، جو شخص زکوٰۃ الفطر عید نماز کے بعد نکالتا ہے تو زکوٰۃ الفطر نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ کام ضائع ہو گیا؟ وہ جو کچھ بھی اس نے دیا ہے چاول یا گندم وہ ضائع ہو گیا؟ نہیں ضائع نہیں ہوا بلکہ وہ صدقہ ہے صدقات میں سے، آپ کے نامہ اعمال میں صدقہ لکھا جائے گا لیکن زکوٰۃ الفطر جو فرض ہے وہ نہیں

ہے اور فرض کو چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے تو کبیرہ گناہ کا گناہ ایک طرف لکھا گیا اور جو صدقہ ہے وہ دوسری طرف لکھا گیا اب کس کا وزن بھاری ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کس کا وزن بھاری ہے جانتے ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو فرض کو چھوڑنے کا جو کبیرہ گناہ ہے اس کا وزن بھاری ہے اور صدقات اور خیرات کا کیا وزن ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس عمل کو دیکھ کر اس میں اور بڑھوتری کر دے اور آپ کی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ بہر حال، زکوٰۃ الفطر عید نماز سے نکالنا فرض ہے۔ یہ دو احادیث ہیں اور دو آیتیں ہیں سورۃ الأعلیٰ میں سے 14 اور 15 اور دو احادیث ہیں بعض علماء نے پچاس سے زیادہ پیغام اور فوائد اور احکام اور مسائل نکالے ہیں میں بعض کا ذکر کرتا ہوں۔

زکوٰۃ الفطر کا حکم کیا ہے؟: اب دونوں احادیث ہم نے سن لی ہیں کہ فرض ہے۔ دلیل کیا ہے؟ ''فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' کہ آپ ﷺ نے فرض کر دی اور فرض کا مطلب فرض عین ہے ہر مسلمان پر فرض ہے۔

زکوٰۃ الفطر کس پر فرض ہے؟: ہر مسلمان پر فرض ہے۔

کیا بوڑھے پر ضعیف پر بھی؟ جی ہاں۔

چھوٹے بچے پر بھی؟ جی ہاں۔ مرد، عورت، غلام آزاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حاملہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہے کیا اس بچے کی زکوٰۃ بھی نکالی جائے؟ فرض نہیں ہے لیکن سنت ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي'' (کہ میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا)۔ خلفاء راشدین کون ہیں؟ پہلے نمبر پر سیدنا ابو بکر صدیق پھر سیدنا عمر پھر سیدنا عثمان پھر سیدنا علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور جو لوگ کہتے ہیں'' علی دا پہلا نمبر دما دم مست قلندر'' یاد رکھیں یہ جہالت ہے اور جہل مرکب ہے اور مسلمان کے عقیدے میں بگاڑ پیدا کر دیا گیا ہے۔ یہ صرف رافضی نہیں کہتے بلکہ ہمارے بچے یہ گنگناتے ہیں، ہمارے گھروں میں بعض لوگ اسے قوالی سمجھ کر گاتے ہیں۔ قوالی بھی حرام ہے ایسا ذکر کرنا بھی حرام ہے یاد رکھیں۔ پہلا نمبر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں ہمارا ایمان ہے لیکن ان کا نمبر چوتھا ہے، پہلا نمبر ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکن دیکھیں کس طریقے سے مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑ دیا گیا۔ اہل سنت والجماعت کے گھروں میں جو سنّی بچے ہیں یہ گنگناتے رہتے ہیں علی دا پہلا نمبر اور ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ میرے بھائی، اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی کوئی کتاب کھول کر دیکھ لیں

آپ جہاں پر ارکان ایمان کے متعلق بات ہوتی ہے وہاں پر ایک اصل ہے ایمان کا اصول ایمان میں سے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہے؟ اور اس میں یہ واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ خلفاء راشدین سب سے افضل ہیں اور ان سب میں افضل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ میرے بھائی یہ عقیدے کی بات ہے ایمان کی بات ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی کمی آئی ہے۔ ہر گز نہیں، جو یہ دین ہے دین اسلام جو ہے یہ حقوق کا دین ہے اس میں سب کے حق بیان کر دیئے گئے ہیں۔ یہ واحد دین ہے دنیا کا جس میں جانوروں کے حقوق بھی بیان کئے گئے ہیں کہ جانوروں کے کیا حقوق ہیں، اس درخت اور پتھر کے کیا حقوق ہیں، راستے کے کیا حقوق ہیں۔ جانتے ہیں کہ راستے کے حقوق بھی ہیں؟ یہ جو راستہ ہے جس پر ہم چلتے ہیں اپنے پاؤں سے اس کے بھی حقوق موجود ہیں، یہ وہ عظیم شریعت ہے یہ وہ عظیم دین ہے۔ تو جو زکوٰۃ الفطر ہے اگر بچہ ماں کے پیٹ کے اندر ہے تو اس کی زکوٰۃ نکالنا مستحب ہے سنت ہے فرض نہیں ہے کوئی نہیں نکالنا چاہتا تو اس کی مرضی ہے اگر کوئی نکال دے تو مستحب ہے اور سنت پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مسافر پر بھی فرض ہے کیا؟ جی ہاں مسافر پر بھی مرض ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ حدیث میں یہ واضح الفاظ ہیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض کر دیا زکوٰۃ الفطر کو ایک صاع کھجور میں سے یا ایک صاع جو میں سے۔

ایک صاع کا کیا مطلب ہے صاع کسے کہتے ہیں؟ صاع ایک خاص برتن ہے جس میں اناج کو ماپا جاتا ہے۔ آج کل ہم اناج ہم کلو کے حساب سے لیتے ہیں پہلے پچھلے زمانے میں جو اناج ہے وہ تولا نہیں جاتا تھا وہ ماپا جاتا تھا خاص برتنوں میں۔ ایک صاع تقریباً اڑھائی سے تین کلو کے بیچ میں ہے اور اگر کوئی تین کلو نکال دے تو احسان کے ساتھ زکوٰۃ الفطر نکالے گا۔ بہر حال، تو ایک صاع کھجور میں سے، ایک صاع جو میں سے۔ کس کے اوپر فرض ہے؟ غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹا اور بڑا تو اس میں مقیم کا ذکر نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں پر فرض ہے۔

زکوٰۃ الفطر نکالے گا کون؟ زکوٰۃ الفطر گھر کا سربراہ نکالے گا جس نے گھر کا ذمہ لیا ہوا ہے، جو گھر کا خرچ نان نفقہ برداشت کرتا ہے وہی شخص نکالے گا۔ کہاں نکالے گا؟ کس جگہ پر نکالے گا؟ جہاں پر وہ شخص خود رہتا ہے اس کے گھر والے رہتے ہیں۔ اگر آپ جدہ میں رہتے ہیں تو آپ جدہ میں زکوٰۃ الفطر نکالیں گے اگر آپ پاکستان کے کسی شہر میں رہتے ہیں تو اسی شہر میں نکالیں، انڈیا کے کسی شہر میں رہتے ہیں تو اسی شہر میں نکالیں الا یہ کہ اگر جس شہر میں آپ رہتے ہیں وہاں پر فقراء نہ ہوں یا آپ کو پتہ نہ چلے یا آپ کے اپنے رشتے دار فقیر ہوں دوسرے ملک میں ہوں تو آپ اس صورت میں اپنے ملک میں دوسرے ملک میں بھیج سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔ زکوٰۃ الفطر کے وقت کے متعلق بعض لوگ غلطی کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ زکوٰۃ الفطر کے تین اوقات ہیں:

1۔ایک ہے واجب وقت۔

2۔دوسرا ہے مستحب وقت۔

3۔تیسرا ہے جائز وقت۔

واجب وقت عید کی رات سے لے کر یعنی رمضان کا آخری دن اور اس کے بعد جو رات آتی ہے تو عید کی رات سے لے کر عید کی نماز سے پہلے تک یہ وقت وجوب ہے اس وقت میں نکالنا واجب ہے۔

جو وقت جواز ہے جائز وقت ہے وہ عید کے دن سے ایک یا دو دن پہلے آپ نکال سکتے ہیں اس سے پہلے جائز نہیں ہے۔ جس نے عید سے ایک یا دو دن سے پہلے تین یا پانچ یا دس دن پہلے نکال لی ہے تو اس کی زکوٰۃ نہیں اس کا صدقہ ہے وہ دوبارہ زکوٰۃ الفطر نکال لے۔

تیسرا وقت ہے استحباب کا اور یہ وقت ہے عید کے دن فجر کی نماز کے بعد سے لے کر عید نماز سے پہلے تک اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی پر عمل کرتے کہ جب فجر کی نماز پڑھتے تو اپنے ساتھ اناج لے کر جاتے (زکوٰۃ الفطر جو ہے) اور مسجد کے دروازے میں رکھ دیتے نماز پڑھنے کے بعد زکوٰۃ الفطر اپنے کندھے پر اٹھاتے اور فقراء کی طرف جاتے ان کو دے دیتے پھر عید نماز کے لیے جاتے تو فجر کی نماز اور عید کی نماز کے بیچ کا جو وقت ہے یہ وقت استحباب ہے یعنی مستحب، سنت، بہتر۔ تو یہ تین وقت ہیں۔

زکوٰۃ الفطر کس کو دینی چاہیے؟ مستحق کون ہیں؟ حدیث میں کیا آیا ہے؟" طُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ "مسکینوں کے لیے ہے اور جب مسکین کی بات ہوتی ہے تو مسکین کے ساتھ فقیر بھی شامل ہو جاتا ہے یعنی فقراء اور مساکین۔

فقیر اور مسکین میں کیا فرق ہے؟ فقیر یعنی اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور مسکین کے پاس کچھ تو ہے لیکن اس کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جس کے پاس اپنا گھر ہے تو اس کے اوپر زکوٰۃ الفطر جائز نہیں ہے۔ یہ کس نے کہا ہے آپ کو؟ ضروری نہیں ہے مستحق کے لیے کہ اس کا گھر کرائے کا ہو اور یہ عرف پر جو عرف ہے جس ملک کا اس کے مطابق ہوتا ہے۔ اب یہاں پر آپ دیکھیں کہ گھر میں ایئر کنڈیشن بھی ہے چھوٹی سی گاڑی بھی ہو گی لیکن وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ لیکن کیا ہم سوچ سکتے ہیں کیا ہمارے ملکوں میں جس کے پاس گاڑی ہو اور گھر میں اے سی ہو کیا وہ زکوٰہ کا مستحق ہو سکتا ہے؟ نہیں ہو سکتا۔ تو یہ ہر ملک کا اپنا عرف ہوتا ہے اور اس عرف کے مطابق مسکین اور فقیر کو دیکھا جاتا ہے اور پھر اس کے مطابق زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ تو فقراء اور مساکین کو دینا واجب ہے ان کے علاوہ جائز نہیں ہے۔

مدارس کی تعمیر کے لیے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ مساجد کی تعمیر کے لیے زکوٰۃ الفطر دے سکتے ہیں؟ نہیں دے سکتے۔ کیوں؟ کیوں کہ حدیث میں کیا آیا ہے؟ "طُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ"۔ ہاں ایک صورت ہے کہ اگر مسجد میں جو امام ہے یا جو مؤذن ہے یا مدرسے میں بعض اساتذہ یا جو بعض طلباء ہیں وہ فقیر اور مسکین ہیں تو ان لوگوں کو زکوٰۃ الفطر دینا جائز ہے۔

زکوٰۃ الفطر کی جنس کیا ہے یعنی کون سی چیز دینی چاہیے؟ میرے بھائی اناج یا اناج جیسی چیزیں۔ اناج کیا ہے؟ گندم ہے، چاول ہیں، جو ہے۔ یا اناج جیسی کیا؟ کھجور ہے، یہ چیزیں آپ دے سکتے ہیں۔ کیوں؟ کیوں کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا یعنی اس حدیث میں کیا آیا ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا فرمایا ہے؟ "فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ"۔ صاع، ایک صاع کھجور میں سے یا ایک صاع جو میں سے اس کے علاوہ کسی چیز کا ذکر نہیں ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں بھئی پیسہ دینا چاہیے وہ تو پچھلا زمانہ تھا لوگوں کو کھانے کی اشد ضرورت تھی تو آج کے دور میں زمانہ ترقی کر گیا ہے ناں تو زمانے کے ساتھ ساتھ ہم بھی ترقی کرتے ہیں اور یہ کھجور اور چاول یا گندم جو ہے اسے ایک طرف کر کے ہم پیسے دینا چاہتے ہیں۔ کیا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو پیسوں کی ضرورت نہیں تھی کیا؟ کیا اس وقت فقیر اور مسکین نہیں تھے جن کو پیسوں کی ضرورت تھی؟ ہر دور میں فقراء کو مال کی اشد ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی پیارے پیغمبر ﷺ نے کھجور یا جو وغیرہ ہی دیا، یا جو بھی اناج ہو جس ملک کا عرف ہو اس کے مطابق دینا چاہیے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اسی پر عمل کیا۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں فقراء اور مساکین نہیں تھے؟ کیا ان کو مال کی پیسوں کی اشد ضرورت نہیں تھی؟ پھر اس کا ایک فائدہ بھی ہے اور فائدہ یہ ہے کہ آپ ذرا غور کریں کہ یہ جو چیزیں ہیں چاول ہیں یا گندم ہے یا کھجور ہے یہ وہ اناج ہے جو ذخیرہ کیے جاتے ہیں جو لمبے عرصے تک فقیر استعمال کر سکتا ہے۔

بعض ایسے لوگ جانتا ہوں میں جو زکوٰۃ الفطر جب ان کو اناج یعنی مثال کے طور پر یہاں پر چاول دیتے ہیں تو چاول ملتے ہیں ان کا ایک خاص کمرہ ہے وہ بھر جاتا ہے اور پورا سال وہ چاول کھاتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے یہ ہاتھ اٹھانا میرے بھائی یہ بہت بڑی بات ہے اور جو پیٹ ہے جو بھوک ہے یہ مجبور کر دیتی ہے انسان کو کہ اپنا ہاتھ اٹھائے خاص طور پر بچوں کی بھوک برداشت نہیں ہوتی والدین سے۔ ایک کپڑے میں آپ زندگی آسانی سے بسر کر سکتے ہیں لیکن بغیر کھانے کے آپ ایک دن نہیں گزار سکتے، بھوک کی آگ پیاس کی آگ کی جو تکلیف ہے وہی لوگ جانتے ہیں جو بھوکے اور پیاسے ہیں اور روزے میں ہم نے بھی خود محسوس کیا ہے کہ بھوک کیا ہوتی ہے اور پیاس کیا ہوتی ہے۔ مغرب سے پہلے اگر دیکھنا چاہتے ہیں کہ بھوک اور پیاس سے انسان کا کیا حشر ہوتا

ہے (فقراء کی بات نہیں کر رہا وہ تو بے چارے پورا سال اسی حالت میں گزارتے ہیں میں اپنی بات کر رہا ہوں عام لوگوں کی بات کر رہا ہوں) اگر دیکھنا چاہتے ہیں بھوک اور پیاس کا اثر تو افطاری سے آدھا گھنٹہ یا بیس منٹ پہلے روڈ پر دیکھیں کہ حشر کیا ہوتا ہے لوگوں کا! کوئی چیز خریدنی ہے تو گاڑی دیکھیں کیسے پارک کرتے ہیں اپنے مفاد کے لیے کہ روڈ بند ہے۔ کیوں؟ صرف دو سموسے لینے ہیں۔ اور جو بے چارے پیچھے کھڑے ہیں ان کا کیا قصور ہے؟! اور جو پیچھے کھڑے ہیں اب ان سے برداشت نہیں ہے وہ گالیاں دے رہے ہیں بد دعا دے رہے ہیں اس فضیلت کے وقت میں۔ میں نے سنا ہے لوگوں کو بد دعا دیتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اسے توفیق نہ دو، إنا للہ وإنا إلیه راجعون۔ ایک چھوٹی سی غلطی سے مسلمان بھائی کو اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے! اس کو تکلیف پہنچی ہے۔ تکلیف جانتے ہیں کہاں سے پہنچی ہے؟ اس کی زبان یہ کیوں کہہ رہی ہے؟ اس کا دل نہیں چاہتا کیوں کہ پیٹ میں آگ ہے بھوک اور پیاس کی آگ۔ تو یاد رکھیں یہ جو اناج ہے اس کی حکمت ہے اور اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہیں اللہ تعالیٰ کی پوری شریعت حکمت کی بنیاد پر قائم ہے۔ تو کوئی بھی عقل مند آج ہمیں یہ کہے کہ نہیں جی ہم تو پیسہ دینا چاہتے ہیں تو ہم یہ کہیں گے اسے بھئی تم جانو تمہاری عقل جانے ہم تو پیارے پیغمبر ﷺ کے فرمان پر عمل کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا، آپ یہ فرماتے ہیں کہ اناج دینا چاہیے اور سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ جو اموی خلیفہ تھے معروف، عدل وانصاف کرنے والے معروف خلیفہ ہیں وہ تو مال اور پیسے لیا کرتے تھے؟ پیسے لینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ فقیر تھے بلکہ اس لیے کہ وہ خلیفہ تھے تو وہ خود زکوٰۃ لیتے تھے پھر مسکینوں میں بانٹتے تھے، یہ طریقہ تھا۔ وہ تو مال اور پیسہ لیتے تھے ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی پیاری بات فرمائی، فرماتے ہیں (ذرا غور کریں) نبی کریم ﷺ کے فرمان کو چھوڑ کر کسی اور کے قول کو لیتے ہیں اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرض کر دیا نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ الفطر کو ایک صاع کھجور میں سے یا ایک صاع جو میں سے اور پوری حدیث بیان کر دی۔ یعنی آپ ﷺ تو ایک صاع فرما رہے ہیں اور صاع پیسہ نہیں ہے مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کو چھوڑ کر کسی اور کے قول کو لیتے ہیں۔

میرے بھائی یہ ایک قاعدہ ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو کہ پیارے پیغمبر ﷺ کا فرمان جہاں پر آجائے اس کے بعد کسی کے قول کی گنجائش نہیں مومن کے ایمان کا یہ تقاضا ہے۔ اگر آپ ﷺ کے فرمان کے سامنے کسی کا قول بھی آجائے اور اسے قبول کسی نے کر لیا اور پیارے پیغمبر ﷺ کے فرمان کو چھوڑ دیا تو تھوڑا سا اپنے دل میں جھانکے اور دیکھے کہ اس کے ایمان کا کیا حال ہے؟!

مومن کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں پر پیارے پیغمبر ﷺ کا فرمان آجائے تو سر جھکا کر کہے **آمنا و صدقنا**۔

زکوٰۃ الفطر کی مقدار ایک صاع ہے تقریباً پونے تین کلو بنتے ہیں اور یہاں پر بوریاں الحمد للہ آسان ہو گیا ہے اب ہمارے لیے کہ ایک تھیلی ہے بوری ہے چھوٹی سی اس میں تین کلو کے چاول ہیں تقریباً تو وہ ایک تھیلی جو ہے وہ ایک شخص کی طرف سے ہے اگر آپ دس لوگ ہیں تو آپ ویسی دس تھیلیاں خرید لیں یا تیس کلو بھی آپ خرید سکتے ہیں آپ کی مرضی ہے۔ یعنی یہ چھوٹی تھیلی خریدنا لازمی نہیں ہے فرض نہیں ہے یہ تو آسانی کے لیے ہے جو کمپنی ہے اس نے تین کلو ڈال دیئے ہیں تاکہ گنتی میں آپ کو پریشانی نہ ہو یا تول میں پریشانی نہ ہو آپ کا وقت ضائع نہ ہو کہ آپ جائیں اور تیس کلو تولتے رہیں۔ نہیں بلکہ بوریاں پڑی ہیں دس بوریاں اٹھا کر چلے جائیں جو چھوٹی بوریاں ہیں۔ تو یہ اہم باتیں تھیں زکوٰۃ الفطر کے متعلق۔

عید کے متعلق، یاد رکھیں کہ عید کے دن بعض غلطیاں ہوتی ہیں تو میں یہاں پر چند احکام بیان کرتا ہوں تاکہ ان غلطیوں سے ہم بچ سکیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا۔ بعض لوگ ساری رات جاگتے رہتے ہیں اور فجر کی آذان سے دس منٹ یا آدھا گھنٹہ پہلے جیسے اونگھ آتی ہے ناں سو جاتے ہیں یا الارم لگاتے ہیں عید کی نماز کا تعجب کی بات دیکھیں! اور عید نماز پڑھ لیتے ہیں اور فجر کی نماز؟! عید کا دن ہے بھئی اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے خوشی کا دن ہے۔ یہ عجیب سی خوشی کا دن ہے کہ فرض عبادت چھوڑ دی ہے! فجر کی نماز چھوڑ دی ہے اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے فجر کی نماز ادا کی (یعنی باجماعت) تو اللہ تعالیٰ کے ذمے میں آچکا ہے وہ شخص۔ اس کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے میں آجائے اس کو کوئی تکلیف ہو گی؟ کوئی پریشانی ہو گی؟ سبحان اللہ۔ اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں نہیں آنا چاہتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے اپنے حوالے کر دیتا ہے۔ کمزور کو کمزور کے حوالے اللہ تعالیٰ کر دے تو اس کمزور کا کیا حال ہو گا؟!! تو فجر کی نماز کا اہتمام کرنا میرے بھائیو بہت ضروری ہے اور بہنوں سے بھی یہی گزارش کرتا ہوں کہ فجر کی نماز اکثر ان سے بھی چھوٹ جاتی ہے۔ بچوں کو تیار کیا جا رہا ہے، کپڑے استری ہو رہے ہیں اور فجر کی نماز گئی۔ فرض نماز یاد رکھیں کہ پانچ نمازیں فرض ہیں ہر مرد اور عورت پر مکلف مرد اور عورت پر کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ بغیر عذر شرعی کے ایک نماز بھی چھوڑے اور فتاویٰ علماء کے بیان کر چکا ہوں میں پہلے کہ جس نے ایک نماز بغیر عذر شرعی کے چھوڑ دی جان بوجھ کر، شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

پھر عید نماز سے پہلے یہ تاکید کرنا کہ زکوٰۃ الفطر نکال لی ہے کیوں کہ عید نماز کے بعد زکوٰۃ الفطر صدقہ ہے زکوٰۃ الفطر نہیں ہے۔ تو زکوٰۃ الفطر کو نکالنا عید نماز سے پہلے یہ تاکید کرنی ہے۔ اب فجر کی نماز آپ نے پڑھ لی ہے اب پھر گھر میں جائیں اور دیکھیں کہ

زکوٰۃ الفطر نکالی ہے کہ نہیں اگر نکالی ہے تو الحمد للہ اگر نہیں نکالی تو فوراً جائیں فوراً عید کی نماز سے پہلے نکال لیں آپ کے پاس تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے کا وقت ہے بعض اوقات دو گھنٹے بھی ہوتے ہیں۔اس کے بعد عید کی نماز کے لیے تیاری کرنا، غسل کرنا جسم کی صفائی کرنا، خوشبو لگانا، اچھے صاف ستھرے کپڑے پہننا۔اور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ عید کے دن خاص جبہ پہنتے تھے، عید اور جمعہ کے دن کے لیے آپ ﷺ نے خاص جبہ تیار کیا تھا اسے صرف عید کے لیے استعمال کرتے تھے یا جمعہ کے دن استعمال کرتے تھے۔

تو یہ مستحب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت دی ہے اور آپ کے پاس پیسے ہیں کہ نئے کپڑے خرید لیں عید کے لیے اور اگر آپ کے پاس یہ طاقت نہیں ہے تو پرانوں میں سے جو سب سے زیادہ اچھا ہے اس کو عید کے لیے آپ استعمال کریں لیکن یاد رکھیں کہ اسراف نہیں کرنا تبذیر و اسراف، حد سے نہیں گزرنا۔بعض لوگ کہ بھئی عید کی شاپنگ ہے اور عید کی شاپنگ کرتے کرتے گھر بھر دیتے ہیں۔آپ یاد رکھیں کہ جو آپ خرچ کر رہے ہیں اس کا سوال بھی ہونا ہے۔مال کے متعلق دو سوال کیے جاتے ہیں قیامت کے دن۔پہلا سوال کہاں سے کمایا؟ مشکل سوال ہے۔حلال سے یا حرام سے؟ ایک ایک ریال کا جواب دینا ہے کہ یہ کہاں سے آیا یہ کہاں سے آیا۔دوسرا سوال اس سے زیادہ مشکل پہلے سے زیادہ مشکل کہ کہاں پر خرچ کیا ہے؟ اگر سارا حلال کا تھا تو کیا سارا حلال میں خرچ کیا ہے یا کچھ حرام میں بھی گیا ہے؟ اور حرام کا مطلب یہ نہیں کہ حرام چیز خریدنا بلکہ اسراف بھی حد سے زیادہ گزرنا بھی حرام ہے۔بعض اچھے اور فاضل لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے وہ کہتے ہیں کہ عید کی شاپنگ ہے تو کرتے رہیں۔ایک بچے کے دس دس کپڑے مختلف اور پڑوسی کے گھر میں ایک کپڑا نہیں ہے اور اپنے بچے کے دس دس کپڑے دو یا تین دنوں کے لیے بس۔اور ایسے لوگ میں جانتا ہوں جو بچے کو ایک دن میں پہلے دن میں تین یا چار سوٹ پہناتے ہیں مختلف نئے نئے کپڑے کہ لوگ دیکھیں ہمارے بچے کتنے اچھے ہیں۔یہ کون سا اچھا بچہ ہے؟ آپ بچے کو کون سی تربیت دے رہے ہیں؟ کہ دن میں جو سارا وقت بننے اور سنورنے میں عورتوں کی طرح گزارے بڑا ہو کر کیا مرد بنے گا وہ؟ ہم نہیں سمجھتے کہ بچے کو تربیت کیا دے رہیں ہم! یہ تربیت ہے کہ بچہ لڑکیوں کی طرح بنتا اور سنورتے رہے! آپ نے ایک سوٹ پہنا ہے چار گھنٹے کے بعد دوسرا ہے چار گھنٹے کے بعد تیسرا ہے چار گھنٹے کے بعد چوتھا ہے چار گھنٹے کے بعد سونے کا سوٹ ہے وہ الگ ہے۔تو اسراف حرام ہے اس سے ذرا بچنا ہے۔

گھر سے نکلنے سے پہلے سنت کا طریقہ یہ ہے عید الفطر کے لیے کہ طاق عدد میں کھجور کھانا، منہ میٹھا کرنا۔ہم کھجور کھاتے ہیں سنت ہے اور بعض لوگ میٹھا کھا لیتے ہیں اگر کھجور نہ ہو یا کھجور کے عادی نہ ہوں جیسے انڈیا پاکستان میں عام طور پر بعض لوگ میٹھا کھا

لیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ جب کھجور موجود ہے تو کھجور کھالیا کریں بھئی سنت ہے اور سنت پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اور طاق تعداد میں ایک کھائیں، تین کھائیں، پانچ کھائیں، سات کھائیں آپ کی مرضی ہے۔ بعض لوگ دو کھاتے ہیں۔ ارے سنت پر عمل کیا تو ادھورا کیوں کیا پورا کیوں نہیں کیا جاتا کیا ہے؟! ایک کھائیں یا تین کھائیں دو یا چار کیوں؟! کہتے ہیں کہ ایک کم ہے اور تین زیادہ ہیں۔ ابھی رمضان میں جتنا کھاتے تھے وہ بھول گیا کیا اب سنت پر عمل کرنے کے لیے اب ایک کم پڑ گیا اور تین زیادہ ہو گئے! بات سنت پر عمل کی ہے آپ یہ نہ دیکھیں کہ آپ کے پیٹ میں کیا جارہا ہے بلکہ آپ دیکھیں کہ پیارے پیغمبر ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں یہ عمل جو آپ کر رہے ہیں یہ ضائع نہیں ہوگا آپ کا۔ نامہ اعمال میں کیا لکھا جائے گا کہ تین کھجوروں کے دانے کھائیں ہیں؟ نہیں یہ نہیں لکھا جائے گا بلکہ یہ لکھا جائے گا کہ فلاں شخص نے پیارے پیغمبر ﷺ کی سنت کو زندہ کیا ہے سنت پر عمل کیا ہے۔ لیکن ہم ہمیشہ ایک رخ دیکھتے ہیں اور دوسرا رخ دیکھتے نہیں ہیں۔

عید نماز کے لیے جلدی تیاری کرنا۔ بعض لوگ جاتے ہیں ایک رکعت ہو گئی دوسری رکعت ہو گئی بھاگتے دوڑتے گاڑی کی پارکنگ نہیں ہے راستے میں روک دی اور دوڑتے دورتے مشکل سے رکوع میں جا کر پہنچتے ہیں۔ تو ذرا پہلے نکلیں ناں۔ بھئی باتھ روم ایک ہے ہم دس لوگ ہیں تو باری لیٹ آتی ہے نہانے کی غسل کرنے کی تو دیر ہو گئی۔ تو آپ فجر سے پہلے غسل کر لیں بھئی کیا مشکل ہے! غسل نہیں کر سکتے تو وضو کر لیں لیکن نماز تو پڑھیں یہ کون سا عذر ہے؟! یہ کوئی شرعی عذر ہے؟ پتہ کیا ہے کہ مشکل یہ ہے بات مقصد کی اور نیت کی ہے محبت کی ہے چاہت کی ہے۔ جب انسان کوئی چیز چاہتا ہے کیا اسے کرتا نہیں ہے؟ آپ نے کوئی چیز بازار سے خریدنی ہے، ابھی شاپنگ دیکھیں آپ بازار کا حال دیکھنا آج رات کو اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے کہ دو دو گھنٹے گاڑی میں ایک گھنٹہ پارکنگ ڈھونڈنے میں مشکل سے ملتی ہے اور پھر دکانوں میں جا کر جو حشر ہوتا ہے وہاں پر انتظار تو بازار میں ان راتوں میں صرف گھر سے نکلنا آپ ٹائم نوٹ کر لیں کہ گھر سے نکلنا پھر واپس آنا چار یا پانچ گھنٹے تو ویسے ہی لگ جاتے ہیں۔ اب یہ چار اور پانچ گھنٹے آپ نے برداشت کیے ہیں جانتے ہیں کیوں؟ آپ بازار کیوں گئے تھے؟ آپ دل سے گئے تھے جسم سے نہیں گئے تھے آپ چاہتے تھے وہاں پر جانا۔ لیکن کیا یہی حالت اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف بھی ہوتی ہے؟

تراویح میں جس رات کو ختم ہوتا ہے تو پہلے سے بعض لوگ ایکسر سائز کرتے ہیں۔ بھئی کیا ہو رہا ہے؟ آج رات کو ختم ہے لمبا پڑھائے گا آج رات امام صاحب بہت کھینچتے ہیں نماز کو ٹانگوں میں درد ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف تو تکلیف ہوتی ہے شیطانوں کے گھروں کی طرف جاتے ہوئے، آپ کو بتاؤں کہ جو بازار ہے یہ شیطانوں کا گڑھ ہے تو وہاں پر جاتے ہوئے آپ کو تکلیف نہیں ہوتی خوشی ہوتی ہے فرق یہ ہے کہ بازاروں میں جاتے ہیں اپنے دل سے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف

آتے ہیں اپنے جسم سے دل سے نہیں آتے ہم یہ ہماری مصیبت ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے دلوں کو پھیر دے اپنے گھروں کی طرف، آمین۔اور آپ جانتے ہیں پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ سات ایسے لوگ ہیں جو قیامت کے دن میدان محشر میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے جب کہ سارے کے سارے باقی جو لوگ ہیں وہ میدان محشر میں کھڑے ہوں گے سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا اور وہ اس تانبے جیسی زمین پر گرم زمین پر کھڑے ہوں گے اور اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔ان سات لوگوں میں سے ایک شخص وہ ہے "وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ"(وہ مرد وہ مومن جس کا دل اللہ تعالیٰ کے گھروں میں لٹکا ہوا ہے)۔یہ پنکھا تو نہیں کہوں گا میں وہ خوبصورت لائٹ دیکھیں ناں ویسے دل اس کا لٹکا ہوا ہے۔کہاں پر؟اللہ کے گھر مسجد میں۔جب مسجد سے نکلتا ہے تو اس کا دل اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔

ذرا غور کریں اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہر ایرے غیرے کے لیے نہیں ہے وہ خاص لوگوں کے لیے ہے۔اگر آپ اس حدیث پر تدبر کریں ان شاءاللہ اس حدیث پر میں ایک مکمل درس دوں گا کہ یہ جو سات لوگ ہیں یہ کون ہیں یہ کون سے خوش قسمت لوگ ہیں۔ان میں ایک چیز common ہے یکساں ہے اور وہ ہے دل سب کے دل ایک جیسے ہیں۔

یہ شخص جب مسجد سے نکلتا ہے تو اس کا دل ساتھ نہیں ہوتا مسجد میں خوش ہے اس کے چہرے پر رونق ہے جوں ہی مسجد سے نکلتا ہے اس کو تنگی محسوس ہوتی ہے۔آپ نے کبھی دیکھا ہے بغیر دل کے انسان!اس کا دل نہیں ہے۔کیا مطلب ہے؟مطلب یہ ہے کہ اسے سکون نہیں ہے اطمینان نہیں ہے۔وہ گھر میں جا کر گھڑی دیکھتا ہے آذان ہوئی ہے،ٹائم ہوا ہے نماز کا اس کی ساری فکر نماز میں ہے۔جو زندگی ایسے گزارتا ہے کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کو ضائع کر دے گا؟اللہ کی قسم ہرگز نہیں،میدان محشر میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے مکرم ہو گا۔

تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے دلوں کو بھی اپنے گھروں کی طرف پھیر دے، آمین یا ربّ العالمین۔

تو عید نماز کے لیے تیاری کرنا جلدی سے جانا اور مصلے کی طرف جانا اور جاتے ہوئے بیوی بچے ساتھ لے کر جانا یہ سنت ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں یہ عادت ہے عربیوں کی عادت تھی۔میرے بھائی یہ عادت نہیں ہے۔ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ عید کے دن مصلے کی طرف ہم نکلیں اور جائیں مومنوں کے ساتھ اور ان عورتوں میں کنواری عورت بھی اور حیض والی عورت بھی،حیض والے عورت سب سے آخری میں ہوتی۔کس لیے جاتیں نماز تو نہیں پڑھ سکتیں وہ؟دعا کے لیے،فضیلت کا وقت ہے برکت کا دن ہے دعا کی قبولیت کا وقت ہے تو آمین کہنے کے لیے جاتیں۔

سبحان اللہ کہ ہم بھی شامل ہو جائیں اس خیر میں۔

عید نماز کی طرف جاتے ہوئے تکبیریں پڑھنا مسنون ہے اور جو مسنون تکبیر ہے "**اللہ اکبر،اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد**"۔ یہ جو الفاظ ہیں یہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہیں۔ ابن ابی شیبہ میں یہ روایت موجود ہے اور اسے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح فرمایا ہے۔ جب عید گاہ میں پہنچیں مصلی میں پہنچیں تو بغیر نماز پڑھے (بعض لوگ دو رکعت پڑھتے ہیں پھر بیٹھتے ہیں) آپ بیٹھ جائیں کیوں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ یہ متفق علیہ روایت ہے کہ عید نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ تو سنت کا طریقہ یہ ہے کہ آپ جاتے ہی بیٹھ جائیں۔

اور باتیں کرتے رہیں؟ گپ شپ کرتے رہیں؟ کیا کرتے رہیں؟ تکبیر پڑھتے رہیں اس وقت تکبیر پڑھنا سب سے افضل کام ہے (جو یہ تکبیر ہے) اور یہ تکبیر راستے میں پڑھتے جائیں، بازار میں پڑھتے جائیں، اپنے گھر میں پڑھتے جائیں۔ مردوں کے لیے بلند آواز میں اور عورتوں کے لیے دھیمی آواز میں اور بلند آواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چیخ چیخ کر لوگوں کو پریشان کریں، نہیں بلکہ بلند آواز کا مطلب یہ ہے کہ جتنی بلند آواز میں آپ تکبیر پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ جو آپ کے ساتھ والے ہیں ان کو تکلیف نہ ہو۔

اور اجتماعی طریقے پر کرنی ہے تکبیر؟ نہیں، اجتماعی طریقے سے نہیں کہ سب مل کر ایک ہی آواز اکٹھے نکالیں، نہیں بلکہ آپ اپنے طریقے سے کرتے رہیں دوسرا اپنے طریقے سے کرتا رہے اگر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

عید نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ۔ عید نماز بغیر آذان اور اقامت کے پڑھی جاتی ہے، بغیر آذان اور بغیر اقامت کے دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ سے زیادہ عید نماز پڑھی انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور بغیر آذان اور بغیر اقامت کے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ یعنی پہلے تکبیر تحریمہ ہے پھر چھ تکبریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں اور تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا مسنون ہے دونوں ہاتھ اٹھانے ہیں کندھوں تک یا تھوڑا سا اوپر کانوں کی لو تک۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تکبیریں پڑھتے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ۔ اسے ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح فرمایا ہے۔

اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے جنازے کی نماز میں اور عید کی نماز میں۔ اسے بیہقی نے روایت کی ہے صحیح سند کے ساتھ۔

ترتیب کیا ہے نماز کیسے پڑھیں؟ پہلے تکبیر تحریمہ ہے پھر دعاء استفتاح ہے "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ" آخر تک پڑھنا ہے پھر چھ تکبیریں ہیں پھر "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پھر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" پھر سورۃ الفاتحہ ہے۔ اور اس کے بعد امام قرأت کرے گا مسنون طریقہ یہ ہے امام کے لیے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ یا پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ القمر، یہ سنت طریقہ ہے۔

اس کے بعد خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جانا ہے خطبہ سننا ہے، سنت ہے اور خطبہ عید نماز کے بعد ہوتا ہے۔ جمعہ کا خطبہ پہلے ہوتا ہے عید نماز کا خطبہ عید نماز کے بعد ہوتا ہے۔ خطبہ سننے کے بعد واپس گھر کی طرف جانا لیکن یہ یاد رکھیں سنت کا طریقہ یہ ہے کہ جس راستے سے گئے ہیں اس کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے جانا اگر مشقت ہے مشکل ہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن سنت کو زندہ کرنے کے سنت کو قائم کرنے کے لیے اگر آپ کے لیے آسانی ہے کہ ایک گلی سے آپ گئے ہیں اور دوسری گلی سے آپ واپس آسکتے ہیں تو سنت پر ضرور عمل کریں۔ اس کے بعد مسلمان بھائیوں کو اور رشتہ داروں کو عید مبارک دینا مسنون ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملتے عید کے دن تو یوں کہتے "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" (اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی عبادت قبول فرمائے)۔ یہ اہم باتیں تھیں عید کے متعلق۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں علم نافع عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه اَجْمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (36:زکوٰۃ الفطر اور عید کے بعض احکام اور مسائل۔) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio